https://www.alahazrat.net

آخر یہ جنگ کیوں

انتخاب و ترتیب

محمد سلیم قادری

https://www.alahazrat.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

کیا یہ جنگ ختم نہیں ہوسکتی جو آج ہر گھر میں جہاں بھی ایک مسلمان شعور پاتا ہے شروع ہو جاتی ہے اور اس جنگ کی اصل وجہ کیا ہے جو بالخصوص اہلسنت و دیوبندی، وہابی حضرات کے درمیان ہے؟ اگر ذرا ٹھنڈے دل سے اس جنگ کے اصل اسباب پر غور کیا جائے اور پھر دیکھا جائے کہ کس کو کس سے کس بارے میں اختلاف ہے یا اس جنگ میں کوئی حق بجانب بھی ہے؟

یہ بات اس کتابچہ کو پڑھنے کے بعد سمجھ میں آسکے گی اور یہ حقیقت بھی ہے اس کتابچہ میں کسی پر کوئی الزام نہیں لگایا گیا ہے۔ اگر یہ اختلافات حل ہو جائیں تو یہ جنگ خود بخود ختم ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ عزوجل کی توہین، حضور پرنور ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخیاں، اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی شانِ پاک میں تنقیص، نذر و نیاز کا انکار یہ سب باتیں جن لوگوں میں موجود ہیں پھر بھی وہ اسلام کے شیدائی ہونے کے دعویدار بنتے ہیں۔

فیصلہ آپ کو کرنا ہے کہ یہ جنگ کس طرح ختم ہوسکتی ہے؟ آخر کس طرح باطل عقیدے کے حامل افراد کو رجوع الی الحق پر آمادہ کیا جائے اور یہ فریق غلط عقائد سے توبہ کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا تو آپ نے کس کا ساتھ دینا ہے؟ یہ فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔ آئے دن اخباروں کے ذریعے یا لوگوں سے اس قسم کی خبریں سنتے ہوں گے کہ فلاں مسجد میں جھگڑا ہو گیا، فلاں نے فلاں کو مارا یعنی سنی وہابی جھگڑا۔

دراصل یہی اختلاف تو اس جھگڑے کی بنیادی وجہ ہے اہل سنت و جماعت کی مساجد پر دیوبندی، وہابی قابض ہیں۔ سینکڑوں مساجد کے جھگڑے پاکستان کی عدالتوں میں چل رہے ہیں یہی حال رہا تو دشمنانِ پاکستان جو ہر وقت مملکتِ خداداد پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے درپے ہیں ان سے جنگ لڑنے کے بجائے آپس کی خانہ جنگی میں لگ جائیں گے۔

آخر یہ جنگ کیسے ختم ہوگی؟ اس کا ایک ہی حل ہے کہ کتاب و سنت کی پابندی کی جائے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی شان میں کوئی گستاخی برداشت نہ کی جائے جن لوگوں نے گستاخیاں کی ہیں ان سے دور رہا جائے یا ان سے تمام گستاخیوں سے توبہ کرائی جائے اور ایسی تمام غلط کتابوں اور رسالوں کو پھاڑ کر سمندر کی نذر کر دیا جائے یا دفن کر دیا جائے۔ اس جنگ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایک اسلامی حکومت ایسے لوگوں کو اسلامی اُصولوں کے مطابق سزا دے جو اپنی تحریر و تقریر کے ذریعے مسلمانوں کے ایمانی دلوں کو ریزہ ریزہ کرتے ہیں اور ان کی غیرت ایمانی کو للکارتے ہیں یہ لوگ کبھی اللہ تعالیٰ کی شان میں عیب نکالتے ہیں۔

https://www.alahazrat.net

اور کبھی حضور ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں کبھی اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تنقیص کرتے ہیں اور کبھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی اہانت کرتے ہیں کبھی علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین پر سب وشتم کرتے ہیں اور کبھی صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی اہانتیں کرتے ہیں غرض یہ کہ دریدہ دہنوں کی زبانوں سے کسی کی عزت وعظمت محفوظ نہیں۔

ملک خداداد پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا اس لئے ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسی تمام غلط کتابوں کو ضبط کیا جائے جن کا تذکرہ اس رسالے میں ہے اور اہل سنت وجماعت کی ان مساجد کو جن پر دیوبندی، وہابی جبراً وخفیہ مختلف طریقوں سے قابض ہوگئے ہیں ان سے آزاد کرا کے اور انہیں سنیوں کے حوالے کرے اس طرح تمام فرقے اپنی اپنی زندگی اپنے اپنے عقیدوں کے مطابق گزاریں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ دوسروں پر مسلط ہو جائیں ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ جب ہم کسی کے حقوق کو پامال نہیں کرتے تو پھر اس ملک کی اکثریت کے حقوق کو آخر کیوں پامال کیا جارہا ہے؟ یہ کیسا اندھیرا ہے؟ جب ہم کسی کو نہیں چھیڑتے تو کوئی ہمیں کیوں چھیڑے؟ یاد رہے!

اگر حقوقِ اہل سنت کا خیال نہ کیا گیا تو پھر سوادِ اعظم اہل سنت وجماعت قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے حقوق حاصل کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں یقیناً حکومت اس طرف توجہ دے گی اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی اکثریت کا خیال رکھے گی تاکہ ہر مذہب کا ماننے والا اپنے اپنے اُصولوں کے مطابق امن وامان سے زندگی گزار سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس رسالے کو پڑھ کر سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس تحریک کی اس سعی کو قبول فرمائے۔

آمین ثمہ آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین رحمۃ للعالمین ﷺ

والسلام

خاک پائے علمائے اہل سنت

محمد سلیم قادری عفی عنہ (کراچی)

https://www.alahazrat.net

وہابیت کا جھگڑا

وہابیت سے جو ہندوستان میں ایک نزاع پھیلا ہے اور اس نے مسلمانوں کو اور ان کے نظم کو جس قدر نقصان پہنچایا ہے وہ بہت افسوس ناک ہے ایک گھر میں دو بھائیوں میں جنگ ہے، باپ بیٹوں میں جنگ ہے، پڑوسی کی پڑوسی سے لڑائی ہے، اہل محلہ کی آپس میں مخالفت ہے غرض یہ کہ کوئی جگہ نہیں جہاں وہابیت نے فتنہ انگیزی نہ کی ہو اور مسلمانوں کی گودوں میں، پہلوؤں میں، سروں پر ان کے دشمن نہ بٹھا دیئے ہوں یہ وبا سرزمین نجد سے اُٹھی۔

''صحیح بخاری شریف'' کی حدیث میں حضور سید انبیاء ﷺ نے صدہا سال پہلے اس کی خبر دی وہ آگ بھڑکی وہ فتنہ پیدا ہوا اور عبدالوہاب نجدی کے گھر سے نکل کر عرب کے بعض مقامات میں پہنچا۔ جہاں پہنچا وہیں سے روکا گیا نجد کے چھوٹے اور خشک اور بے رونق خطے کے چند خشک دماغ درندہ صفت انسانوں کے دماغ میں وہابیت کا تخیل گھومتا رہا مگر افسوس!

کہ جو چیز دنیا کے ہر خطے نے ٹھکرا دی اس کو ہندو پاک میں جگہ ملی اس کا تخم دہلی میں لگایا گیا اور جب کچھ پھوٹا تو اس کو دیوبند میں تربیت دیا گیا وہاں وہ اس قدر بڑھا کہ اس کی شاخیں ہندو پاک کے گوشے گوشے میں پھیل گئیں اور ان سے اس ملک کی فضاء مسموم ہوگئی اور اس کے زہریلے اثر نے ملک کے بہت سے نونہالوں کو برباد کر دیا اور فساد کی آگ لگا دی زمانے گزر گئے مگر یہ فتنہ دفع نہ ہوا ستم یہ ہے کہ وہابی فروع میں سنیوں کے قریب قریب بالکل موافق ہیں۔ اہل سنت کی سی نماز، اہل سنت کا سا روزہ، انہیں کا سا حج وزکوۃ غرض عبادات ومعاملات کے تقریباً جملہ مسائل میں اسی روش پر ہیں وہی کتابیں ہیں جن پر اہل سنت کو اعتماد ہے اور ان سے وہ تمسک کرتے ہیں ان سب کو وہابی مانتے ہیں۔ حنفیت کے مدعی لیکن بعض عقائد میں اور بعض فروعی مسائل میں ان کو ایسا تشدد ہے۔ جس سے یہ عظیم الشان اختلاف پیدا ہو گیا اور ان عقائد کے ہوتے ہوئے کوئی صورت نہیں کہ وہابیہ کو اہل سنت مسلمان مانیں اور ان کی امامت جائز سمجھیں۔

وجہ افتراق

یہ بات اور زیادہ قابل افسوس ہے کہ جن عقائد کی بناء پر وہابی مسلمانوں سے جدا ہوئے اور جنگ کا محاذ قائم کیا وہ عقائد ان کے نقطہ خیال سے بھی ضروری نہیں ہیں مگر باوجود اس کے وہ ان عقائد سے باز نہیں آتے اور اُنہوں نے ان تمام خانہ جنگیوں کی جو اس فتنہ سے پیدا ہوگئیں ہیں کوئی پرواہ نہیں وہ اپنی ضد کے پکے اور ہٹ کے پورے ہیں۔ دنیا تباہ ہو جائے، سر پھٹ جائیں، امن وعافیت برباد ہو، غیر قوم میں جری ہو جائیں یہ سب کچھ گوارا ہے مگر ان غیر ضروری اُمور کا اور ان صریح باطل اعتقادات کا ترک کرنا گوارا نہیں۔

https://www.alahazrat.net

امکانِ کذب

وہابیوں کے لئے ان کے دین اور اعتقاد کی رُو سے کیا یہ ضروری ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالٰی کے لئے کذب جیسے قبیح امر کا امکان ثابت کریں؟ اگر وہابی ایسا نہ کریں اس کے درپے نہ ہوں تو کیا وہ اپنے اعتقاد میں کافر ہو جائیں گے؟ ایمان سے خارج ہو جائیں گے؟ اس مسئلے کے اعتقاد اور اس کے پھیلانے کی انہیں کیا حاجت ہے؟ وہ کیا مجبور ہیں؟ کیا قرآن پاک نے اس کی تعلیم دی ہے؟ یا ائمہ دین (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین) نے مومن ہونے کے لئے ایسا اعتقاد ضروری بتایا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ ایک نئی بات نکال کر دنیا میں فساد پھیلائیں، طرح طرح کے الزام اُٹھائیں، دنیا کی نظر میں ذلیل ورسوا ہوں مگر اس سے باز نہیں آتے۔

براھین قاطعه

اسی طرح حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نامناسب الفاظ کہنا جیسا کہ "براہین قاطعہ" میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی نسبت یہ کلمے لکھے کہ "شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کو کون سے نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

شیطان وملک الموت کے لئے وسعت علم تسلیم کریں، نصوص سے ثابت مانیں اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کا انکار اور اس کا ثابت کرنا شرک میں شمار کیوں؟ عجیب بات ہے ایک ہی چیز ہے شیطان کے لئے ثابت ہو تو شرک نہ ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت ہو تو شرک ہو جائے اس قول کی شناخت اور اس کے حکم شرعی عرب وعجم کے فتوؤں میں ظاہر کیا جا چکا ہے اور اس قول کی قباحت بارہا بتادی گئی اور ہر ادنیٰ عقل والا اس کو نہایت ذلیل سمجھتا ہے کہ ایک قوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وسعت علم ثابت کرنے کو شرک بتائے اور اسی کو شیطان کے لئے ثابت مانے تو گویا اس کے نزدیک شیطان (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) خدا کا شریک ہو سکتا ہے کیونکہ جو چیز کسی ایک مخلوق کے لئے ماننا شرک ہو وہ جس کسی مخلوق کے لئے ثابت مانی جائے گی شرک ہی ہوگی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ سجدہ عبادت بت کے لئے تو شرک ہو مگر وہابیوں کے کسی بڑے سے بڑی مولوی کو کر لیا جائے تو شرک نہ ہو پھر جس چیز کو شرک کہنا اسی کو نص سے ثابت کرنا کیسا قبیح اور باطل ہے؟ یہ بحث ایک جداگانہ ہے ہمیں تو صرف یہ کہنا ہے کہ وہابی کیا اپنے دین اور عقیدے کی رُو سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ اعتقاد رکھنے اور کلمے کہنے پر مجبور ہیں؟

اگر وہ ایسا نہ کہیں تو کیا اپنے نزدیک ایمان سے خارج ہو جائیں گے؟ اگر ان کلموں کا اعتقاد مومن ہونے کے لئے ضروری تھا تو

https://www.alahazrat.net

پھر ''قرآن پاک'' میں اس کی تعلیم کیوں نہیں ہوئی؟ ''حدیث شریف'' میں یہ سبق کیوں نہیں دیا گیا؟ تمام صحابہ کرام اور تابعین، تبع تابعین (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) بزعم وہابیہ اس ضروری اعتقاد سے خالی ہی گئے۔ اس لئے یہ ماننا پڑے گا کہ یہ اعتقاد بدعت ہے نیا اختراع ہے۔ سلف صالح کے یہاں نہ اس کا ذکر ہوا نہ قرآن وحدیث میں اس کا کہیں پتا پھر اپنی ایک ٹکڑی الگ بنانے کے لئے ایسے اعتقاد پر کیوں اصرار کیا جاتا ہے؟ اور مسلمانوں سے کیوں جھگڑا مول لیا جاتا ہے؟ اور تمام مسلمانوں کے دلوں کو کیوں دُکھایا جاتا ہے؟ کیا وہابی بغیر اس کے اعتقاد کے اپنے خیال میں مومن نہیں رہ سکتے؟ کیوں یہ نفسانیتیں ہیں؟

حفظ الایمان

اسی طرح سے ''حفظ الایمان'' میں مولوی اشرف علی کا حبیب خدا ﷺ کی شان میں یہ لکھنا کہ ''آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس سے بعض غیب ہے یا کُل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو ہر زید عمر بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

یہ ناقص کلمات شانِ اقدس میں کیسی کھلی توہین ہیں کہ پیشوایانِ وہابیہ اپنے اور اپنے بزرگوں کے حق میں بھی ان کا کہنا گوارا نہ کریں گے اور گالی سمجھیں گے اور دنیا کا کوئی عزت دار آدمی بھی اپنے کسی فرقے اور ملت اور کسی خیال کا بھی ایسے کلموں کا سننا گوارا نہ کرے گا مگر شانِ اقدس میں یہ کلمے لکھے جائیں اور اس پر اصرار ہو اس کا کیا سبب ہے؟ یہ کوئی تعلیم خداوندی ہے جیسے کوئی چھوڑ ہی نہیں سکتا؟ یا رسول اللہ ﷺ نے ایسا اعتقاد رکھنے کا حکم دیا ہے یا صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین (رضوان اللہ عنہم اجمعین) اس کی تاکید کر کے گئے ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ ایسے کہ ایسے کلموں سے احتیاط نہیں کی جاتی؟ احتراز نہیں کیا جاتا دنیائے اسلام کا دل دُکھایا جاتا ہے جہاں میں فساد برپا کیا جاتا ہے مگر ایک ضد ہے کہ اس سے باز نہیں آتے اس قسم کی اور توہینیں اور بے ادبی کے کلمات زبان پر لانا، کتابوں میں لکھنا، ان پر اڑنا، کتابیں چھاپنا، مناظروں کی مجلسیں کرنا، فساد انگیزیاں کرنا، مقدمہ بازیوں میں روپیہ ضائع کرنا، اہل اسلام کی جماعت کو ضعف پہنچانا اور جس حال میں کہ تمام دنیا اپنی ترقی کی فکروں میں ہے مسلمانوں کو خانہ جنگی کی مصیبت میں مبتلا کرنا کس مصلحت سے ہے؟ کس فائدے کے لئے ہے؟ کیا دانائی ہے؟

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اسی طرح بعض فروعی مسائل پر جھگڑ بیٹھنا اور اپنا ایک فرقہ اور ٹکڑا الگ بنا کر مسلمانوں سے برسرِ پیکار ہو جانا کیا معنی رکھتا ہے؟

https://www.alahazrat.net
اگر کسی شخص نے میلاد مبارک کی محفل میں حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ اور مقدس زندگی کے احوال کریمہ اور معجزات مبارکہ بیان کئے مجلس شاندار طور پر ترتیب دی اور باوقار طریق پر ذکر کیا۔ بیانِ ولادت مبارکہ کے وقت شانِ حبیب ﷺ کے اظہار کے لئے تعظیمی قیام کیا تو کیا برا ماننے کی بات ہے؟ شریعت نے اس کو کون سے محرمات سے بتایا ہے؟ کہاں کبائر میں سے شمار کیا ہے؟ جس پر اس شدومد کے ساتھ جنگ ہے، ناراضگی ہے، کتابیں چھاپی جاتی ہیں، رسالے لکھے جاتے ہیں، اس کی توہین میں نظمیں لکھی جاتی ہیں، مسلمانوں کو مشرک اور بے ایمان بتایا جاتا ہے جو مخالفت وہابی صاحبان کبھی سینما اور تھیٹر کے لئے نہیں کرتے، حرام کاریوں اور بدافعالیوں کے لئے نہیں کرتے وہ کوشش محفل مبارک کے روکنے کے لئے کی جاتی ہیں اس کا کیا باعث؟

التزامی امور

آپ مدرسے بنائیں، اس میں جماعتیں ترتیب دیں، ہر جماعت کے لئے ایک نصاب اور خاص ایک پڑھانے والا مقرر کریں، اسباق کے لئے اوقات کا تعین ہو، تعطیلوں کے لئے ایام معین ہوں، ان پر التزام ہو، امتحان کے لئے مہینہ مقرر ہو، امتحان کے پرچے بنائیں جائیں، نمبر دیئے جائیں، بعض کتابوں کا تقریری امتحان لیا جائے، ممتحن بلائے جائیں، ان کے لئے تکلفات کئے جائیں، بعد امتحان تعطیل کی جائے، سالانہ جلسے تاریخ کے تعین وتداعی کے ساتھ کئے جائیں، ان کے لئے اشتہارات چھاپے جائیں، طالب علموں کے ایک نصاب معینیہ ختم کر لینے پر دستار بندیاں کی جائیں، دستاروں کے لئے ایک رنگ خاص مقرر کرلیا جائے، مدرسہ کا نام دستار پر لکھوایا جائے یہ تمام چیزیں حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں کب تھیں؟ زمانہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں کب پائی گئیں؟ ان سب التزام ہے، پابندی ہے، موجب ثواب جانتے ہیں، داخل عبادت سمجھتے ہیں، یہ بدعت کیوں نہیں؟ اس کی مخالفت کیوں نہیں کی جاتی؟ مولوی رشید احمد صاحب کے مرثیے لکھ کر تو چھاپنا بھی بدعت نہ ہو جو بہت سے ناجائز مبالغوں پر مشتمل ہیں اور سید عالم ﷺ کے ذکر جلیل وبیان ولادت کی محفل بدعت ہو جائے؟

دعوتِ انصاف

ساری جماعت میں کوئی اتنا کہنے والا نہیں کہ جو حیلے حوالے میلاد مبارک اور عرس وفاتحہ، تیجہ وچہلم کے بدعت بنانے کے لئے تم پیش کرتے ہو اس سے بدرجہا زیادہ خود آپ کے عمل میں ہیں۔

مگر نہ مدرسہ کو بدعت کہا جاتا ہے نہ دستار بندی کو، نہ جلسہ سالانہ کو، نہ تعین اوقات اسباق کو، نہ قوانین مدرسہ کو تو پھر کیا یہ ناجائز کا

https://www.alahazrat.net

حکم غیروں ہی کے لئے ہے؟ تم سے اس مستثنیٰ ہو؟ اتنے بڑے فرقے میں کوئی انصاف کرتا مگر معلوم نہیں قلوب کا کیا حال ہے؟ نور بجھ گئے اور نام کو روشنی باقی نہ رہی کہ دوسروں کے افعال کو جن وجوہ سے بدعت بتائیں جنگ کی بناء ٹھہرائیں اپنے آپ بے دریغ انہیں عمل میں لاتے چلے جائیں ذرا نہ شرمائیں۔ یہ مسائل ایسے نہ تھے کہ لکھے پڑھے آدمی انہیں سمجھ نہ سکتے اور اصحابِ عقل و خرد ان کو موردِ بحث بناتے یہ ایسی کھلی باتیں تھیں جن کو ہر سمجھدار انسان جان سکتا تھا کہ ان میں کوئی شبہ عدم جواز کا نہیں ہے۔

میلاد مبارک کی محفل حضور سید الانبیاء ﷺ کی مقدس زندگی کے بیان احوال کے لئے منعقد کی جاتی ہے اور حضور ﷺ کے احوال کریمہ کا جاننا اور اس سے باخبر ہونا ایمان دار کے لئے اعلیٰ ترین سعادت ہے۔ ''حدیث شریف'' میں حضور اکرم ﷺ کے ذکر کو ذکر اللہ بتایا گیا کلمہ میں آپ ﷺ کا نام نامی وصف رسالت کے ساتھ اس طرح داخل ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کی توحید و بے مثالی کا منکر مومن نہیں ہو سکتا اس طرح سے آپ ﷺ پر ایمان نہ لانے والا اور آپ ﷺ کی رسالت کا اقرار نہ کرنے والا بھی ایمان دار نہیں ہو سکتا جس ذات (ﷺ) پر ایمان کا مدار ہے اور جس پر ایمان لائے بغیر کفر کی ظلمتوں سے نجات نہیں مل سکتی اس (ﷺ) کے احوال پاک کا بیان یقیناً شانِ احترام سے ہونا چاہیے اور وہ جو مجلس اس مقصد کے لئے منعقد کی گئی ہو اس کو زیب و زینت دینا اور عوام میں باوقعت بنانا تقاضائے ایمان ہے حضور اکرم ﷺ کا ذکر ذکر اللہ ہے۔ ''حدیث شریف'' میں وارد ہوا کہ

ذکرک ذکری

آپ کا ذکر میرا ہی ذکر ہے

دوسری حدیث میں ارشادِ باری ہے

ومن ذکرک ذکر نی

جس نے آپ کا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا

اور ذکر الٰہی کی محفل کو حدیث میں جنتی چمنستان بتایا گیا ہے۔ ''حدیث شریف'' میں ہے

اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قالو او ما ریاض الجنه قال حلق الذکر

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جب تمہارا جنتی چمنستان پر گزر ہو تو میوہ چینی کیا کرو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ جنتی چمنستان کیا ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا ذکر کی محفلیں

https://www.alahazrat.net

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ میلادِ مبارک کی محفلیں جن میں ذکر حبیب خدا ﷺ ہوتا ہے جن کو ''حدیث شریف'' میں ذکراللہ بتایا گیا وہ جنتی چمنستان ہیں حدیثیں تو جنتی چمن بتائیں، بہشتی باغ فرمائیں مگر معاند متعصب اس کو بدعت کہے ناروا پکارے ہوشمند انسان متحیر ہوتے ہیں کہ ان لکھے پڑھے جاہلوں نے کس طرح ذکر حبیب ﷺ کی محافل متبرکہ کو ناجائز کہہ دیا یہ بات عقل میں نہیں آتی۔

دریافت کرتے ہیں کہ ان محافل کے ناجائز ہونے کا سبب کیا ہے؟ اُس وقت ان معاندین و متعصبین کو حیرانی و پریشانی ہوتی ہے۔

قیام

اس سراسیمگی میں کبھی تو یہ کہہ گزرتے ہیں کہ ''ذکر شریف تو درست ہے مگر قیام وقت ذکر ولادت پر اعتراض ہے'' مگر اس بات کو کوئی عقل باور نہیں کرسکتا کہ قیام ناجائز ہے اور ناجائز بھی ایسا کہ محفل شریف ہی کو ناجائز کرڈالے اس لئے دریافت کیا جاتا ہے کہ قیام میں کیا مضائقہ؟

اس کی ممانعت کہاں وارد ہوئی؟ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ ''قیام وقت ذکر ولادت قرونِ ثلاثہ میں نہیں کیا گیا اس کی اصل ثابت نہیں اس لئے بدعت ہے'' مگر ان کی یہ بات ایک لایعنی حیلہ اور بہانہ ہے۔

خود حضور ﷺ کا حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے قیام فرمانا ثابت ہے اس پر یہ لکھنا کہ ''ایک شخص موجود حاضر کے لئے جو آنکھوں کے سامنے ہو اور سب کو نظر آتا ہو قیام شرک ہے'' ایک بالکل حقیقت بات ہے کیونکہ جو چیز شرک ہے وہ حاضر کے لئے غائب کے لئے سب ہی کے لئے شرک ہے اس میں یہ تفریق نہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ کسی عظیم خبر کو سن کر جذباتِ شوق یا خوف کے ساتھ متاثر ہو کر کھڑا ہو جانا طبیعت انسانی کے لئے امر عادی ہے اور ''حدیث شریف'' سے بھی ثابت ہے رسول کریم ﷺ کی سنت بھی ہے۔ چنانچہ جب ''آیۃ اتی امر اللہ'' نازل ہوئی تو حضور اکرم ﷺ کے قلب مبارک میں ایک جذبہ پیدا ہوا اور آپ ﷺ فوراً کھڑے ہوگئے۔

اسی طرح حضور اقدس ﷺ کی ولادتِ شریفہ کا ذکر سن کر بالخصوص ایسی مجلس میں جو حضور ہی کے ذکر مبارک کے لئے منعقد کی گئی ہو اور حضور ﷺ کی نعت مبارک سن کر دلوں میں محبت موجیں مارنے لگی ہو ذکر ولادت سن کر جذبات میں ایک لہر آجانا اور سرور کا اظہار ادب و تعظیم کے لئے قیام ہونا کچھ بعید نہیں اور عین اس سنت کے مطابق ہے جو حضور ﷺ کے قیام میں پائی گئی۔

نیز کسی عظیم الشان دینی ذکر کے سننے کے لئے اس ذکر کے احترام کے لئے قیام کرنا بھی سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

https://www.alahazrat.net

ہے چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سننے کے لئے قیام فرمایا۔

حضور اکرم ﷺ کے ذکر ولادت کا اور حضور ﷺ کے بیانِ ظہور کا قیام تو خود اس سے ثابت ہے کہ خود حضور اقدس ﷺ نے بہ نفس نفیس منبر پر قیام فرما کر اپنی ولادت کریمہ کا ذکر کیا اب قیام میں کیا اشتباہ ہے؟ کیا اعتراض ہے؟ کیا عذر ہے؟ کیا حیلہ ہے؟ کیا بہانہ ہے؟ کتنے وجوہ سے قیام ثابت ہے۔ اچھا! تمہاری آنکھیں بند ہیں، تمہیں کچھ نظر نہیں آتا، احادیث تک تمہاری رسائی نہیں، افعال کریمہ پر نظر نہیں، سیرت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے واقفیت نہیں، بے خبر انسا ہو تو اگر عقل وخرد کا دعویٰ ہے تو کچھ ہوش سے بھی کام لو اور اتنا سوچو کہ قیام کرنے والا کس نیت سے قیام کرتا ہے؟ وہابیوں کے مارنے کے لئے اُٹھتا ہے یا شیطانوں کو جلانے کے لئے اُٹھتا ہے یا مجلس سے چلا جانا اس کا مقصود ہوتا ہے اس کے اُٹھنے کا مدعا کیا ہے؟ اگر تمہاری سمجھ اتنا بھی نہ بتا سکے کہ یہ لوگ اس وقت کیوں اُٹھے تو اس عقل پر ماتم کرو کیونکہ اتنی بات تو وہ لوگ بھی سمجھ لیتے ہیں جو کھلے کافر ہیں اور اس کے دعویدار نہیں تمہاری سمجھ میں اگر یہ بھی نہ آئے تو میلاد خواں سے پوچھ لو صاحب مجلس سے دریافت کرو شرکاءِ مجلس سے سوال کرو؟

ہر شخص تمہیں بتادے گا کہ یہ قیام بہ نظر تعظیم تھا تو اب بتاؤ کہ تعظیم رسول ﷺ سے کچھ تمہیں عداوت ہے؟ اس کو ناجائز سمجھتے ہو؟ کیا قرآن وحدیث میں حضور سید عالم ﷺ کی تعظیم وتوقیر کے لئے کوئی ادا خاص کر دی گئی اور طریقہ معین کر دیا گیا ہے؟ او تعین کے دشمنو! او تعین میں کلام کرنے والو! یہاں اپنے دل سے کیوں تعین کرتے ہو جو طریقہ تعظیم کا ہو جس قوم میں جو امر تعظیم کے لئے معروف ہو چکا وہ یقیناً تعظیم کا فرد اور ''توقروہ'' کے حکم میں داخل دیکھو قرآن سے منحرف نہ ہو جب تم مانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ضروری ہے تو کون سی وجہ ہے قیام کا انکار کرو؟

اب رہا حیلہ کہ قیام تعظیمی جائز تو ہے لیکن مجلس مبارک میں فقط ذکر ولادت شریف کے وقت ہی قیام کیا جاتا ہے؟ اول سے آخر تک قیام کیوں نہیں کیا جاتا؟ ایسے لغو حیلے امر جائز کو ناجائز نہیں کر سکتے۔

وہابیوں سے پوچھو کہ کیا کسی امر جائز کا ایک معین وقت میں کرنا اور دوسرے اوقات میں نہ کرنا ان کو ناجائز کر دیتا ہے؟ اگر ہاں کہیں تو دلیل لاؤ کوئی ''آیت'' یا ''حدیث'' سناؤ محض اپنے رائے فاسد وخیال سے کسی جائز کو ناجائز مت ٹھہراؤ شریعت کسی کے خیال کا نام نہیں ہے وہ بیچارے مجبور ہوں گے اور کوئی دلیل نہ لاسکیں گے تو ظاہر ہو جائے گا کہ ان کا دعویٰ جھوٹا تھا اور امر جائز کو کسی وقت معین میں کرنا ناجائز نہیں کرسکتا۔

https://www.alahazrat.net

اس مضمون کو وہابیہ اور ذہن نشین کر دو فقہ و حدیث کا درس مدرسوں میں جماعت بندی کے ساتھ جو تمہارا معمول ہے جائز ہے، موجب ثواب ہے تو فقط دن ہی میں مدرسے کیوں کھلتے ہیں رات میں درس کیوں نہیں ہوتا؟ اس تعین پر کوئی آیت یا حدیث ہے؟ نہیں ہے تو کیا اس تعین سے وہ امر جائز ناجائز ہوگیا؟ اسی طرح جمعہ کے سوا باقی ایام میں پڑھانا ایسے ہی رمضان شریف میں مدرسے کو بند رکھنا اس تعطیل کے لئے جمعہ و رمضان کی تخصیص و تعین کیا اس کو ناجائز کر دیتی ہے؟ کرتی ہے تو تم سب اس کے مجرم ہو نہیں کرتی تو قیام پر تمہارا اعتراض ایسی جاہلانہ ہٹ ہے، جس کے خود تمہارے عمل تکذیب کرتے ہیں۔

علاوہ بریں اُوپر ذکر کئے ہوئے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ قیام کو ذکر ولادت کے ساتھ ایک قوی مناسبت ہے۔ حضور اقدس ﷺ کا قیام کے ساتھ خود ذکر ولادت فرمانا اسی نہج پر تھا مجلس حاضر تھی حضور ﷺ تشریف فرما تھے دین کے مسائل کا ذکر و بیان تھا اسی میں جب ذکر ولادت مبارک فرمایا تو قیام فرمایا جب وہ ذکر مبارک فرما چکے پھر جلوس فرمایا پھر وہ ذکر مسائل تھا تو معلوم ہوا کہ خاص ذکر ولادت شریف کے لئے قیام مستحب و مسنون ہے۔ اسی طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ایک مسئلے کے لئے قیام فرمانا باوجود یہ کہ اس سے قبل بھی مسائل دین ہی کا ذکر ہو رہا تھا اس بات کی دلیل ہے کہ کسی مسئلہ خاص مہتم بالشان کے لئے مجلس میں بیٹھے ہوئے کھڑا ہو جانا سنت رسول ﷺ بھی ہے اور سنت صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بھی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ "بخاری شریف" کی ہر ایک حدیث لکھنے کے لئے غسل فرماتے دو رکعت نماز پڑھتے تب لکھتے۔ مولود قیام سے چڑنے والے وہابی بتائیں تو کہ ان کا یہ فعل بدعت تھا یا نہیں؟ کبھی صحابہ کرام یا تابعین یا تبع تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین نے بھی ایسا کیا تھا؟ قرونِ ثلاثہ میں یہ عمل پایا گیا تھا؟ جب ایسا نہیں ہے تو بقول تمہارے بدعت کیوں نہیں ہوا؟

اس سے بھی قطع نظر کر کے وہی قیام والا سوال کرو کہ "اگر احادیث لکھنے کے لئے نیا غسل اور دو رکعت پڑھنا جائز ہو تو پھر بخاری ہی لکھتے وقت ایسا کرنے کی کیا تخصیص تھی جب حدیث رسول اللہ ﷺ لکھتے تھے ہمیشہ ہی ایسا کیوں نہیں کرتے تھے؟"

امام مالک رضی اللہ عنہ جب رسول اکرم ﷺ کی "احادیث" بیان فرماتے تھے تو مجلس آراستہ کی جاتی، بہترین فرش بچھائے جاتے، نفیس مسند لگائی جاتی، خود امام مالک رضی اللہ عنہ عمدہ پوشاک پہنتے، عطر لگاتے، خوشبوئیں مہکائی جاتیں یہ اہتمام ان کی مجلس حدیث کے لئے ہوتا تمہاری بدعت کہاں تک چلے گی؟ مگر بات یہ ہے کہ یہ آنکھ والے تھے قدر رفیع اور منزلت علیہ نبی کریم ﷺ کی انہیں معلوم تھی آداب سے واقف تھے جو حضور ﷺ کی ایک ایک حدیث کے لئے یہ اہتمام کرتے تھے تم بھی اگر کچھ باخبر ہوتے اور حبیب رب العالمین

https://www.alahazrat.net

ﷺ کے مرتبے کو کچھ پہچانتے تو ذکر میلادِ مبارک کی محفل اور تعظیمی قیام میں پس وپیش نہ ہوتی۔

نعت خوانی

ایک حیلہ یہ ہے کہ "ذکر وولادت وقیام تو سب درست ہے لیکن اس میں نظمیں پڑھی جاتی ہیں" یہ حیلہ بھی بیکار ہے نظم کوئی ناجائز چیز نہیں اور بالخصوص نعت شریف کی نظم حضور اقدس ﷺ کے دربار میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نعت شریف کی نظمیں پڑھتے تھے اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے مسجد شریف میں منبر بچھایا جاتا تھا اور حضور اقدس ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے دعائیں فرماتے ہیں اور فرماتے تھے

اللھم ایدہ برو ح القدس

تو اب نظموں پر کیا اعتراض رہا؟ حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں پڑھی گئیں حضور ﷺ کے اذن واجازت سے پڑھی گئیں حضور ﷺ اس پر راضی وخوش ہوئے حضور ﷺ نے پڑھنے والے کے حق میں دعائیں فرمائیں ایسا امر بھی ناجائز اور بدعت ہوسکتا ہے؟ آوازیں ملانا اس کی کہیں شریعت میں ممانعت وارد ہوئی؟ یا دین کے مسائل میں تمہیں کوئی ایسا اختیار حاصل ہوگیا ہے کہ جس امر کو چاہو محض اپنی رائے سے ممنوع وناجائز قرار دے لو؟ ایسے حکم دینا ایسا ناجائز بتانا یہی "احادیث فی الدین" اور یہی بدعت سیۂ ہے اور اے بدعتیو! خود بدعت کرتے ہو اور متبعین سنت کے افعال کو بدعت بتاتے ہو؟ یہ تو تمہیں کیا خبر ہوگی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خندق کھودتے جاتے تھے اور آوازیں ملا کر ایک ساتھ حضور اقدس ﷺ کی نعت شریف اور اپنی جانثاری کی نظمیں پڑھتے جاتے تھے اس آواز ملانے کو بے دلیل ممنوع کہتے ہو؟ فعل صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اعتراض ہے اور خاص اس فعل پر جو حضور ﷺ کے سامنے ہوا۔

شیرینی

اب آپ کا صرف یہ اعتراض باقی رہا گیا کہ "بعد ختم شیرینی تقسیم کی جاتی ہے" تو تقسیم شیرینی کوئی حرام ہے؟ ممنوع ہے؟ شریعت میں کہیں اس کی ممانعت وارد ہوئی؟ وہ کوئی ناجائز چیز ہے؟ ہدیہ اور ضیافت کا زمانہ اقدس میں معمول تھا حضور ﷺ نے اس کا حکم فرمایا سرور کے وقت ضیافتیں اور احباب واقارب میں تقسیم طعام یا شیرینی سنت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے جابجا اس کے تذکرے ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ختم قرآن کے بعد اُونٹ ذبح فرما کر ہدیہ احباب کیا ایک دو کیا صدہا مثالیں عہد رسول ﷺ میں ملتی ہیں اور آپ کے یہاں جو "بخاری شریف" کا ختم اور اس میں شیرینی کا معمول ہے وہ کبھی آپ کو نہ کھٹکا؟ اس پر کبھی بدعت ہونے

https://www.alahazrat.net

کا حکم نہ لگایا؟ زمانہ اقدس میں کبھی اس طرح کا ختم کیا گیا تھا؟ اس میں شیرینی تقسیم ہوئی تھی؟ بہر حال کوئی ادنیٰ سی وجہ بھی ایسی نہیں ہے جس سے کوئی عاقل منصف مجلس مبارک میلاد کو ناجائز تو کیا غیر مستحب بھی سمجھ سکے ایسی حالت میں اس کو مورد بحث بنانا اور ذریعہ جدال قرار دینا اور اس حیلہ سے مسلمانوں کو بُرا کہنا اور جماعت میں تفرقہ ڈال دینا شیطانی فعل نہیں تو کیا ہے؟

ہندو نوازی

آپ ہی تو وہ ہیں جو ہندوؤں کی محبت میں وارفتہ ہو کر جلسوں میں پھرا کرتے ہیں، مشرکین کے ساتھ آوازیں ملا کر ''جے'' پکارا کرتے ہیں یہ کوئی چیز آپ کو بدعت معلوم نہیں ہوتی مگر ذکر حبیب ﷺ اور میلاد مبارک رسول کریم ﷺ آپ کو بدعت نظر آتا ہے؟ اس کے نام سے سودا اُٹھتا ہے؟ خفقان ہوتا ہے؟ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں؟ اس تفرقہ انگیزی سے باز آؤ اور سوچو کہ مجلس مبارک میلاد شریف پر بے جا ضد اور ہٹ کیا فائدہ دے سکتی ہے؟ اور اس سے مسلمانوں میں تفرقہ انگیزی کر کے فتنہ پیدا کرنا کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے؟

گیارھویں شریف

اسی طرح گیارھویں تاریخ میں کسی خوش عقیدت مسلمان نے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کر دی تو وہابی جل بھن گئے مرچیں لگ گئیں آپ کا کیا نقصان ہوا؟ آپ کو کیا ایذا پہنچی؟ آپ کے دل میں کیوں درد اُٹھا؟

او میاں! ناٹکوں سے نہ چڑنے والو، سینماؤں سے نہ کھسیانے والو، کانگریسی جلسوں اور جلوسوں میں بے پردہ عورتوں کے ساتھ اختلاط رکھنے والو، ان کی تقریریں سننے والو، ایسے مجمع میں جہاں بے پردہ عورتیں بے حجابانہ تقریریں کرتی ہوں شرکت کرنے والو، گیارھویں شریف سے کیوں کھسیاتے ہو؟ اس میں تمہیں آزردہ کرنے والی کیا چیز ہے؟

قرآن کریم کی تلاوت مومن کے گھبرانے کی بات نہیں بے ایمان ضرور اس سے چڑتے ہیں

اذا ذکر اللہ وحدہ اشمأذت قلوب الذین لایومنون بالاخرۃ

جب خدائے وحدہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل پریشان ہو جاتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

وقال اللہ تعالیٰ وقال الذین کفرو الا تسمعو الھذا لقران والغو فیہ لعلکم تغلبون

کافروں نے کہا اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں بے ہودہ شور مچاؤ تاکہ تم غالب ہو

قرآن پاک کے سننے سے گھبرانا، اس سے چڑنا اور بُرا ماننا یہ تو ''قرآن پاک'' نے کفار کا کام بتایا ہے۔

https://www.alahazrat.net

گیارہویں شریف کی فاتحہ میں ''قرآن شریف'' کی تلاوت کی جاتی ہے آپ اس سے کیوں گھبراتے ہیں؟اس کے علاوہ اور کیا ہوتا ہے؟ کچھ طعام یا شیرینی ہدیہ ناظرین کو کردی جاتی ہے اس میں کیا مضائقہ ہے؟حسن سلوک اور احسان شریعت میں محمود ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے مومن کی علامتوں میں شمار فرمایا ہے

اطعام الطعام

کوئی بہت ہی بڑا سخت دل کنجوس ہوتا وہ بھی دوسرے کے خرچ کرنے پر بُرا نہ مانتا آپ میں کیا صفت ہے؟ جو آپ انفاق علی المسلمین سے بگڑ کر "مناع للخیر " بنے جاتے ہیں؟اس میں آپ کو کون سی چیز ناجائز نظر آتی ؟

ہاں ایک یہ بات شاید آپ کہیں کہ'' تلاوت وطعام کا ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے حضور غوثِ پاک کو'' تو آپ کو معلوم نہیں کہ ایصالِ ثواب عباداتِ بدنیہ و مالیہ کا شریعت نے جائز رکھا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضور سید عالم ﷺ کے حسب ارشاد اپنی والدہ رضی اللہ عنہا کے ایصالِ ثواب کے لئے کنواں بنوایا۔

حدیث شریف میں موجود ہے کہ اس مسئلہ پر تمام اہل سنت کا اتفاق ہے شرح عقائد اور تمام دینی کتب میں مصرح ہے پھر وہ کیا چیز ہے جو آپ کو بدعت لگتی ہے؟ صرف گیارہویں تاریخ کا تعین؟ تو کیا اس کی ممانعت میں کوئی حدیث وارد ہوگئی ہے؟ عمل خیر کے لئے تعین اور خاص اموات کے ایصال ثواب کے لئے'' حدیث شریف'' سے ثابت ہوتا ہے خود حضور اکرم، نورِ مجسم، جانِ ایمان ﷺ سالانہ شہدائے اُحد رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تھے اس سے تعین کا پتا چلا اور تعین کا پتہ چلانا ہو تو احادیث کی کتابیں مالا مال ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے روزِ فتح کی خوشی کے لئے اسی تاریخ کو حضور سید عالم ﷺ نے روزہ رکھنے کے لئے فرمایا اپنی ولادت شریف کے روز یعنی دوشنبہ کو حضور سید عالم ﷺ روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ

فیہ ولدت

اس دن میری پیدائش ہوئی

یہ تعین ہوا یا نہیں؟

دعوتِ انصاف

غرض کوئی عذر وحیلہ ان کے بنائے نہیں بنتا لیکن مسلمانوں میں نزاع پیدا کرنا اور اختلاف ڈالنے کے لئے ضد ہے اصرار ہے

https://www.alahazrat.net

گیارہویں شریف سے عداوت ہے اس کے نام سے چڑتے ہیں کوئی ادنیٰ سی وجہ بھی ہوتی کوئی شرعی دلیل اس امر کی ممانعت پر قائم ہوتی تو موقع تھا کہ انکار کرتے مگر نفس وہوئ کے لئے انکار اور جماعت اہل اسلام میں تفرقہ اندازی نہایت افسوس ناک جرم ہے۔اسی طرح اور مسائل میں نزاع۔ مدعا یہ ہے کہ یہ اُمور ایسے دقیق وضامض اور ایسے مشکل ولاینحل تو ہیں نہیں جہاں تک صاحب عقل وہوش رسائی نہ کر سکے؟ سمجھ میں آتا ہے اور صاف سمجھ میں آتا ہے اور ہر مصنف مزاج جب نظر ڈالتا ہے تو اس کو یقین ہوجاتا ہے کہ ان فرعیات میں ان کا اعتراض بے جا ہے صرف نفسانیت کا کرشمہ ہے شرعی دلائل اور قوی براہین ان اُمور کے جواز پر موجود ہیں ایسے ہی اُصول مسائل جن میں وہابیہ نے طوفان برپا کردیا ہے اس قدر مشکل نہیں ہیں کسی وہابی کی فہم ان تک رسائی نہ کرسکے۔

تعظیم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

یہ تو سب کو تسلیم ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت اور تعظیم وتوقیر اہم ترین فرائض میں سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ادنیٰ سے گستاخی بلاشبہ کفر پھر مولوی رشید وخلیل ومحمد قاسم واشرف علی وغیرہ کی طرف داری میں اس قدر وارفتہ ہوجانا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ان کے ناقص کلمات اور گستاخانہ الفاظ برداشت کئے جائیں اتنا ہی نہیں بلکہ شدومد سے ان کی طرف داری کی جائے ایسی کتابیں جن میں یہ کفریہ مضامین ہوں ان کو چھاپ کر شائع کیا جائے۔تمام عرب وعجم کے مسلمان آزردہ ورنجیدہ ہوں، حرمین طیبین تک سے ان ناقص کلمات پر کفر کے فتوے آجائیں مگر ضد اور ہٹ دھرمی میں کمی نہ آئے، بارگاہ الٰہی میں سر نہ جھکے؟ توبہ کے لئے زبان نہ ملے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے کے باوجود ان مولویوں کو نہ چھوڑا جائے؟ نہ انہیں توبہ پر مجبور کیا جائے؟ یہ کتنی بڑی بے حمیتی ہے۔ ہندو پاکستان میں ایک عظیم فتنہ برپا ہے، گھر گھر میں جنگ ہے، ہر جگہ شور ہے، غوغا ہے، کچھ تو سنجیدہ طبیعت انسان اس درد کا احساس کریں اور مسلمانوں کو اس کمزور کردینے والے نزاع سے نجات دلائیں۔ اگر وہابی صاحبان ذرا سی ضد چھوڑ دیں اور شریعت میں اپنی طرف سے ضد کرنے کی عادت چھوڑ دیں تو یہ تمام جھگڑا ایک دم ختم ہوجائے اور ہندو پاکستان کے گوشہ گوشہ میں جنگِ تعصب کے بھڑکنے والے شعلے بجھ جائیں اور یہ آگ سرد ہوجائے۔تمہاری زبان سے نکلے، تمہارے قلم سے لکھے گئے تمام ملک ان سے آزردہ خاطر ہے تمام مسلمان ان سے رنجیدہ ہیں، ہر مسلمان کا دل ان سے دکھا ہوا ہے تو تمہیں ان کلموں پر کیا اصرار ہے؟ تم اس بات کی پچ کرنے پر کیا مجبور ہو؟ توبہ کے دو کلموں سے اس نزع کا خاتمہ کیوں نہیں کردیتے؟ اگر کوئی باہمت وہابی اپنے اکابر کو توبہ کی ہمت دلائے اور ان پر زور دے تو تمام ہندو پاکستان کی صدسالہ جنگ منٹوں میں طے ہوسکتی ہے۔

کیا ہے کوئی ایسا صلح جو؟ کیا ہے کوئی ایسا من پسند؟ کیا ہے کوئی ایسا دردمند جو اس کوشش کے لئے کمربستہ اور تیار ہو؟ جاہل سے جاہل انسان اور سرکش سے سرکش شخص بھی خدا جل شانہ کے حضور توبہ کرنے اور جبین نیاز خاک پر رکھنے میں نہیں جھجکتا۔

کیا دعویدارانِ علم وہمہ دانی علمی طور پر ثابت کریں گے کہ ان میں بھی اتنی حمیت باقی ہے؟ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔